بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

حادر ۳/۳۸ | بدھ ۶ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۶ احسان ۱۳۶۳ ہش ۶ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ احسان/جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے

انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے

"مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں ..... میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا.....

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے۔ ورنہ ۶۰ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری و صد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔" (تفسیر سورۂ بقرہ از حضرت بانی سلسلہ صفحہ ۳۶۵)

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔ مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۹۱-۹۲)

محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ (ثانی) رقم فرماتے ہیں:۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ کی صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت نے بڑی محبت اور خلوص دل کے ساتھ دعاؤں سے نوازا ہے اور پیارے خطوط سے عیادت بھی فرمائی ہے جس کے لئے خاکسار بے حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

الحمد للہ عزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی صحت پوری طرح بحال نہیں ہوئی اور کمزوری اور نقاہت کے باعث اپنے فرائض کی سرانجام دہی نہیں کر سکتے۔ جولائی کے وسط تک ادویہ کی معقول مقدار کے استعمال کے بعد دوبارہ معائنہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ احباب جماعت سے عاجزانہ التماس ہے کہ رمضان کے بابرکت ایام میں عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں سے نوازتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اس حقیر خادم سلسلہ عزیز کی بیماری کلیۃً رفع فرمائے اور اسے پوری صحت و عافیت کے ساتھ بہت لمبے عرصہ تک بھرپور خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے آمین

حضرت سیدہ بوزینب صاحبہ مدظلہا کی علالت اور خصوصی دعا کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ)

والدہ صاحبہ محترمہ حضرت سیدہ بوزینب صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی طبیعت پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے اچانک زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ حضرت سیدہ کو علاج کی غرض سے لاہور لے جایا جا رہا ہے

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت والدہ صاحبہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری

۶ احسان ۱۳۶۳ ہش

رمضان کے عظیم مجاہدہ میں پوشیدہ انتہائی اہم سبق

رمضان کا بابرکت مہینہ ہر سال آکر ہمیں اللہ تعالیٰ کی ایک سنت یاد دلا کر ایک نہایت عظیم الشان سبق دیتا ہے۔ وہ سبق روزوں اور ان سے متعلق دیگر عبادات کے نتیجہ میں ملنے والے رفیع الشان انعام کے فلسفہ میں مضمر ہے

اس ماہِ مبارک میں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے ایماناً اور احتساباً روزے رکھ کر ضبطِ نفس اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تمام مکروہات سے بچ کر وہ مقررہ اوقات میں محض رضائے الٰہی کی خاطر اُن چیزوں سے بھی دستکش رہ کر جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے اپنے اوقات کو عبادات اور ذکرِ الٰہی میں گزارتے ہیں اور خاص تعہد سے تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر ایک عظیم مجاہدہ میں سے گزرتے ہیں۔ اس مجاہدہ کے نتیجہ میں انہیں تعالیٰ الٰہی کا عظیم الشان انعام منجانب اللہ عطا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ سے ثابت ہے۔

اس عظیم مجاہدہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی ایک سنت یاد دلا کر انہیں یہ باور کراتا ہے کہ جب وہ کسی قوم یا جماعت کو اپنے عظیم الشان انعام و اکرام سے نوازنے کا فیصلہ کرتا ہے تو پہلے اس قوم یا جماعت کو وہ ابتلاؤں کے ایک سلسلہ میں سے ضرور گزارتا ہے جب وہ قوم ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ کر اس کی نگاہ میں انعام و اکرام کا استحقاق حاصل کر لیتی ہے تو پھر وہ اسے انعام و اکرام کا مورد بنا کر دنیا میں عزت و غلبہ عطا کرتا ہے۔ اپنی اس سنت کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ الم نشرح میں تکرار ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ (الم نشرح آیات ۶-۷)

ترجمہ:۔ پس (یاد رکھو) اس تنگی کے ساتھ بڑی کامیابی مقدر ہے۔ (ہاں) یقیناً اس تنگی کے ساتھ ایک (اور بھی) بڑی کامیابی مقدر ہے۔

الم نشرح مکی سورۃ ہے۔ یہ اس زمانہ میں نازل ہوئی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو مشرکین مکہ کے ہاتھوں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑ رہا تھا اور ظلم ڈھانے والے مسلسل یہ اعلان کر رہے تھے کہ وہ (نعوذ باللہ) دین حق اور اس کے پیروؤں کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل کر کے اہل حق کو اپنی یہ سنت یاد دلائی کہ بڑے انعام سے پہلے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اس طرح اس نے انہیں باور کرایا کہ موجودہ تنگی، دکھ اور تکلیف کو صبر سے برداشت کرو اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے ایک بہت بڑی کامیابی مقدر ہے۔ وہ اتنی بڑی اور عظیم الشان کامیابی ہے کہ تم اپنی موجودہ تنگیوں، دکھوں اور تکلیفوں کو بھول جاؤ گے اور اپنے رب کی عطا پر خوشی سے پھولے نہ سماؤ گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ (الضحیٰ آیت ۶)

ترجمہ:۔ اور ضرور تیرا رب تجھے (وہ کچھ) دے کر رہے گا جس پر تو خوش ہو جائے گا۔

لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے سابقہ مامورین الٰہی کی جماعتوں کو پیش آنے والے ابتلاء یاد دلا کر واضح فرمایا کہ ضروری ہے کہ موعودہ عظیم الشان کامیابی ملنے اور انعام کے نازل ہونے سے پہلے خدا کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف اپنی انتہاء کو پہنچیں۔ جب تکالیف اپنی انتہاء کو پہنچتی ہیں اور اہل حق اپنی ہستی کا لعدم ہوتی دیکھ کر پکار اٹھتے ہیں کہ خدا کی مدد کب آئے گی اُس وقت خدا کی مدد آتی ہے اور بڑے جاہ و جلال کے ساتھ آتی ہے اور حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ؕ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی (بھی) پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا یہاں تک کہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہہ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بڑی کامیابی اور بڑے انعام کا مورد بننے کے لئے نہ صرف یہ کہ ابتلاؤں میں سے گزرنا ضروری ہوتا ہے بلکہ بڑی کامیابی اور بڑے انعام سے ہمکنار کرنے والی غیر معمولی تائید و نصرت ابتلاؤں کے دوران دکھوں اور تکلیفوں کے ان کی انتہا تک پہنچنے پر نازل ہوا کرتی ہے اور اہل حق کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ صبر و ثبات کا مظاہرہ کرنے میں کمال پامردی اور ہمت و استقلال کا مظاہرہ کرتے چلے جائیں۔

ان ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابتلاؤں کی وجہ سے اہل حق کے دلوں میں زیادہ سے زیادہ دعا کی تحریک ہوتی رہے اور وہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے اور رجوع اختیار کرتے رہیں۔ دوسرے یہ کہ جب دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت معجزانہ طور پر آئے تو ایک طرف تو ان کے ایمان بڑھیں اور دوسری طرف ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے۔ تیسرے یہ کہ مخالفین میں سے جو سنجیدگی سے غور کرنے والے ہوں مومنوں کے صبر و ثبات اور پامردی و استقلال کو دیکھ کر وہ حق کی طرف متوجہ ہوں اور اس طرح انہیں ہدایت حاصل ہو۔

الغرض وہ عظیم الشان سبق جو رمضان ہر سال آکر ہمیں دیتا ہے یہی ہے کہ ہر بڑی کامیابی اور ہر بڑے انعام کا مورد بننے کے لئے اتنے ہی بڑے ابتلاء میں سے گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو عظیم الشان برکات کا حامل بنایا ہے لیکن یہ عظیم الشان برکتیں انہی کے حصہ میں آتی ہیں جو رمضان کے عظیم مجاہدہ میں سے کامیابی سے گزرتے ہیں اور اسے پورے صبر و استقلال سے اس کے اختتام تک پہنچاتے ہیں۔ الغرض یہ ایک لازوال حقیقت ہے کہ دین کی راہ میں حقیقی کامیابی اور دائمی خوشحالی ابتلاؤں میں سرخروئی کے بعد ہی نصیب ہوتی ہے۔

مستقل قربانی

"پھر یہ امر بھی اچھی طرح یاد رکھو کہ قربانی وہی ہے جو موت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے وہی ثواب بھی پاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۷ جنوری ۱۹۳۸ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعلق باللہ

قسط آخری

از افاضات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

نوٹ:۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ایک لاجواب تصنیف "تعلق باللہ" کے عنوان سے رقم فرمائی ہے۔ اس میں سے چیدہ چیدہ اقتباسات قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں۔ تمام الفاظ حضرت فضل عمر کے ہیں۔ اور تمام حوالے حضور کی تصنیف لطیف "تعلق باللہ" سے ماخوذ ہیں۔

مرتب۔ مرزا خلیل احمد قمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبتِ الٰہی پیدا کرنے کے ذرائع

(۱) ذکر:

اول صفاتِ الٰہی کا وِرد کرنے سے جسے ذکر کہتے ہیں محبت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اور اسی طرح یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، یَا سَتَّارُ، یَا غَفَّارُ وغیرہ وغیرہ ننانوے اسماء الٰہیہ عام طور پر قرار دیئے جاتے ہیں۔ بعض نے سو یا ایک سو ایک نام بھی لکھے ہیں مگر ہیں وہ بہت زیادہ۔ بہرحال صفاتِ الٰہیہ کے ذکر کرنے سے محبت الٰہیہ پیدا ہوتی ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ سب سے پہلا درجہ ہے۔.....

(۲) فکر:

دوسرا ذریعہ صفاتِ الٰہیہ پر غور کرنا ہے۔ جسے صوفیاء کی اصطلاح میں فکر کہا جاتا ہے۔ ایک ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور ایک ہے سوچنا۔ اور غور کرنا کہ خدا سبحان کس طرح ہے۔ خدا اکبر کس طرح ہے۔ خدا تمام تعریفوں اور محامد کا مستحق کس طرح ہے۔ یہ جو دماغ میں صفاتِ الٰہیہ کا ورد کیا جاتا ہے اور ان کا ایک رنگ میں اپریشن کیا جاتا ہے اس کو فکر کہتے ہیں خالی اللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ذکر ہے لیکن اللہ اکبر پر بحث شروع کر دینی کہ اللہ کس طرح بڑا ہے۔ یہ فکر ہے.....

(۳) خدمتِ خلق:

تیسرے مخلوقِ الٰہی کی خیر خواہی اور اس سے محبت کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ وہ طریق ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ کو ایک رنگ میں مجبور کرتا ہے کہ میرے دل میں اپنی محبت ڈال جیسے تم رحمت اور محبت سے دوسرے کے دل میں محبت پیدا کر دیتے ہو..... تو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے مخلوقِ الٰہی سے اگر نیک سلوک کرو تو اللہ میاں تم سے آپ کہیں گے کہ آؤ میاں میرے پاس بیٹھو۔ اصل صوفیاء نے اسی کا نام عشقِ مجازی رکھا تھا لیکن جھوٹے صوفیاء نے افراد کی محبت اور ان سے عشق کا نام عشقِ مجازی رکھ لیا حالانکہ جب صوفیاء نے یہ کہا تھا کہ عشقِ حقیقی پیدا کرنے کے لئے عشقِ مجازی ضروری ہے تو ان کا مطلب صرف یہ تھا کہ بندوں کی حقیقی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی.....

(۴) گناہ پر ندامت کی عادت ڈالنا:

گناہ پر ندامت کی عادت ڈالنا یعنی کوئی گناہ ایسا نہ ہو جس کے بعد ندامت نہ ہو۔ اس سے بھی محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جو شخص گناہ پر نادم ہو اس کے اندر آہستہ آہستہ حُسن کے دیکھنے اور قدر کرنے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر اس کے اندر ندامت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے بری تصویر دیکھی مگر اس نے سمجھا ہی نہیں کہ یہ بری تصویر ہے اور جس میں ندامت پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق ماننا پڑے گا کہ اس میں یہ احساس ہے کہ وہ بری چیزوں کو بری سمجھتا ہے اور جب وہ بری چیزوں کو بری سمجھے گا تو لازماً اچھی چیز دیکھ کر اسے اچھی سمجھے گا۔ جب یہ مادہ کسی شخص کے اندر پیدا ہو جائے اور وہ حسن کو دیکھنے لگے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی محبت کا دروازہ آپ ہی کھل جاتا ہے کیونکہ وہ سب سے بڑا محسن اور سب سے بڑا حسین ہے اسی لئے فرماتا ہے۔

"اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ۝"
(البقرۃ آیت ۲۲۳)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

(۵) دعا:

جو انسان اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے کہ دعا کے بغیر میرے کام نہیں ہو سکتے۔ اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص اس خیال کو اپنے دل میں مرکوز کر لیگا وہ لازماً دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ کرے گا۔ کہے گا فلاں کا کام دعا سے ہوا ہے۔ آؤ میں بھی اس سے دعا کروں اور اس طرح خدا تعالیٰ کا احسان اس کے زیادہ قریب آ جائے گا۔ یوں تو خدا تعالیٰ نے ہی سورج اور چاند اور ستارے اور ہوا اور دوسری ہزاروں ہزار چیزیں پیدا کی ہیں اور انسان جانتا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ لیکن جب یہ بات نظر کے سامنے آئے کہ میں نے فلاں چیز مانگی اور خدا نے دے دی۔ میں نے فلاں چیز مانگی اور خدا نے دے دی تو جو اثر یہ چیزیں پیدا کرتی ہیں وہ سورج اور چاند اور ستارے پیدا نہیں کرتے۔ پس دعا کی طرف توجہ کرنا بھی محبت الٰہی پیدا کرتا ہے.....

(۶) توکل:

جو شخص خدا تعالیٰ پر اپنے کاموں کو چھوڑ دے۔ یعنی تدبیریں سب کرے لیکن یہ یقین کرے کہ نتیجہ اللہ تعالیٰ ہی نے نکالنا ہے اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اپنے کام کو اس پر چھوڑتا ہے وہ کم سے کم تکلف سے اس کی طاقتوں اور اس کے احسان کا اقرار کرتا ہے اور یہ تکلف آخر حقیقت بن جاتا ہے جیسا کہ اکثر دنیا کے کاموں میں ہوتا ہے اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝" (آلِ عمران آیت ۱۶۰) جو شخص خدا تعالیٰ پر اپنے کام چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ مجھ سے نہیں ہو سکتے آپ ہی یہ کام کیجئے اس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۷) انصاف:

جو شخص دنیا میں خدا تعالیٰ کے لئے انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے دل میں بھی محبت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انصاف ترک اپنے یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور عزیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے..... جب وہ دیکھتا ہے کہ اگر فلاں مقدمہ کا میں یوں فیصلہ کر دوں تو میرے بچہ کو فائدہ ہوگا میرے دوست کو فائدہ ہوگا یا ماں باپ کو فائدہ ہوگا۔ مگر اس کے باوجود وہ نہیں کرتا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی بڑی محبت اس کے پیچھے ہے اس لئے وہ انصاف کو ترک نہیں کرتا..... جب ایسا مقام کسی کو حاصل ہو جائے تو لازماً وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ اور جب وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرے گا تو خدا بھی اس سے محبت کرنا شروع کر دے گا۔ چنانچہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (مائدہ آیت ۴۳) اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۸) تقویٰ:

ایک طریقہ محبت الٰہی کے حصول کا یہ ہوتا ہے کہ انسان ہر امر میں خدا تعالیٰ کو ڈھال بنانے کی کوشش کرے۔ یعنی بدی کو خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑے بدی کو بدی کے لئے نہ چھوڑے یہی وہ چیز ہے جسے تقویٰ کہتے ہیں۔ جب انسان کو کسی ہستی کی خاطر کام کرنے کی عادت ہو جاتی ہے تو آہستہ آہستہ اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بادشاہوں۔ نوابوں اور رؤساء سے پرانے خاندانی خدام اور رعایا کی محبت اسی لئے ہوتی ہے کہ انہیں ان کی خاطر

کام کرنے کی عادت ہوتی ہے اور اس عادت کی وجہ سے ان کی محبت ترقی کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ وہ جو کام بھی کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے..... جب اس طرح اسے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی عادت پڑ جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی وابستگی ہو جائے گی۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۷۷) جو برے کاموں سے میرے لئے بچتے ہیں اور جو نیکی کا کام میرے لئے کرتے ہیں ان سے میں محبت کرتا ہوں.....

(۹) خدا تعالیٰ کی صفات سے رنگین ہونا:

محبت کا ایک ذریعہ ہم جنس بننا ہے جتنا جتنا کوئی ہم جنس بنے اس کی محبت اُسے اور اُس کی اُسے پیدا ہو جاتی ہے۔ انسانوں کو دیکھ لو۔ سب ہم جنس سے محبت کرنے کے عادی ہیں۔ ملکی ملکیوں سے اور ایک زبان والے اپنی زبان والوں سے اس وجہ سے محبت کرتے ہیں کہ وہ ان کے ہم جنس ہوتے ہیں جبکہ انسان تو الگ رہے جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ گوئے سب اکٹھے رہیں گے قاز سب اکٹھے رہیں گے۔ مرغ گھوڑے اور گدھے اپنی اپنی جنس میں رہیں گے۔ ایک طرف آدمی ہوں اور دوسری طرف گھوڑے اور تم کسی گھوڑے کو کھلا چھوڑ دو تو وہ فوراً گھوڑوں کی طرف چلا جائے گا۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں ان الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے کہ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۝ (بقرہ آیت ۲۲۳) خدا تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے ہم جنس بننے کی کوشش کرتے ہیں.....

(۱۰) صفات الٰہیہ پیدا کرنا:

ایک ذریعہ محبت کا فطرت کا مطالعہ اور محبت کے طریقوں پر غور کرنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا (روم آیت ۳۱) اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کچھ جذبات رکھے ہیں۔ جو خود اس نے پیدا کئے ہیں ان میں صفات الٰہیہ کی جھلک رکھی گئی ہے۔ یعنی انسان کے اندر اس نے ایسے مادے رکھ دیئے ہیں۔ جن سے خدا اور بندے میں ہم جنسیت ہو جاتی ہے۔

(ص ۷۹-۹۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی محبت عطا فرمائے اور اپنے ماسوا کی محبت ہمارے دلوں سے سرد کر دے اور جس سے محبت کرنا اس کے منشاء کے مطابق ہو ان سے اس قسم کی اور اتنی محبت ہمیں ہو کہ جس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھے اور اس کا تعلق پیدا ہو۔ حتیٰ کہ ہماری محبت اسکی محبت کو کھینچ لے اور وہ ہمارا چاہنے والا ہو جائے اور ہم اس کے۔ اللھم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین!

(ص ۱۲۴)

مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

(وکیل اعمال اوّل)

خدمت خلق

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

اس جذبہ کو جو نہایت مبارک جذبہ ہے..... متواتر اپنے جلسے جلوسوں میں اس امر کو لاؤ کہ تم نے زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنی ہے تاکہ ہر شخص کو تمہاری خدمت محسوس ہو..... ہم خدمت خلق کرتے ہیں اور ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ہم ڈھنڈورا نہیں پیٹتے کہ ہم نے یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے..... ہم نے جو کچھ کیا ہے خدا کے لئے کیا ہے۔ انسانوں کے لئے نہیں کیا۔ (مشعل راہ ص ۶۳۵)

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صلوٰۃ التسبیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُخْبِرُکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَأَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَؤُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ۔ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَھَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَرَّۃً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَھْرٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِکَ مَرَّۃً۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، مستدرک حاکم، ابن حبان بیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۱۷)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اے میرے چچا عباس! کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں نہ بتا دوں؟ کہ آپ جب انہیں کریں تو اس سے خدا تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے نئے پرانے عمداً، سہواً۔ چھوٹے بڑے، ظاہر اور پوشیدہ سب گناہ بخش دے اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں الحمد للہ یعنی سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی سورۃ پڑھیں۔ پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں ۱۵ مرتبہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

پھر رکوع کریں تو حالت رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر جب رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو قومہ میں دس مرتبہ یہ کلمات کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ (جلسہ) میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں دس بار کہیں پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائیں تو جلسہ استراحت میں دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ کہیں۔ یہ ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہوا۔ اسی طرح چاروں رکعتوں کو پورا کریں (کل ۳۰۰ مرتبہ ہوا)

اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ یہ چار رکعتیں پڑھ سکیں تو پڑھیں اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ اور اگر ہر جمعہ میں نہ پڑھ سکیں

(باقی ص ۵)

نماز

(مکرمہ شکیلہ نشاط صاحبہ۔ ربوہ)

صلوٰۃ کے لغوی معنی دعا کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں دعا بذات خود ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ پھر نماز جو دعا کی مکمل ترین شکل ہے وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کیوں پسندیدہ اور مقبول نہ ہو جو مومن سچی روح اور صحیح آداب و شرائط کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی دعا کو ضرور شرف قبولیت بخشتا ہے اور اس کا مددرساں ہوتا ہے۔

نماز ایک عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مومنوں پر انعام کی۔ یہ عبادت ہر قسم کی برائیوں، بے حیائیوں، لغو باتوں اور ناپسندیدہ حرکات سے روکتی ہے اور انسان کو پاک کر کے خدا کا مقرب بنا دیتی ہے نماز مومن کی روحانی غذا اور اس کا معراج ہے اس کا پڑھنا ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے یہ دین کی عمارت کا دوسرا رکن ہے جس پر دین کی عمارت کھڑی ہے۔ قرآن مجید میں ہے نماز برائی اور بے حیائی سے بچاتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سچے دل سے نماز پڑھنے والے کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے اس کے گناہ یوں دھل جاتے ہیں جیسے نہر میں ہر روز پانچ وقت نہانے والے کی میل۔ نماز سے دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے۔

نماز ایسی عبادت ہے جس سے ہر مومن کی مشکلات اور گناہ دور ہو کر اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ اس کو سات درجات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا درجہ:۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ کا ہے کہ پانچ نمازیں روزانہ ضرور پڑھیں۔

دوسرا درجہ:۔ كِتَابًا مَّوْقُوتًا کا ہے کہ نمازیں وقت مقررہ پر پڑھی جائیں۔

تیسرا درجہ:۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ کا ہے کہ نمازیں باجماعت ادا کی جائیں۔

چوتھا درجہ:۔ حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ کا ہے کہ نماز میں جو کچھ پڑھیں ٹھہر ٹھہر کر۔ سمجھ کر اور سنوار کر توجہ سے پڑھیں۔

پانچواں درجہ:۔ اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ کا ہے کہ نماز پوری محویت، خشوع و خضوع سوز و گداز اور حضور قلب سے پڑھیں اور رسول اللہ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں کہ چاہیئے تو اللہ تعالےٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو یقین رکھ کہ وہ ضرور تجھے دیکھتا ہے۔ اس کا دوسرا نام قیام نماز ہے۔

چھٹا درجہ:۔ تَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً کا ہے۔ اس درجہ میں نوافل ہیں جو فرض نماز کے گرد بطور باڑ ہوتے ہیں۔ ان نوافل میں سے ایک تو بصورت نماز ادا کئے جاتے ہیں دوسرے باہر کی زندگی میں بطور خدمت خلق جس میں بلا طمع مخلوق خدا کی بھلائی مدنظر ہو۔ مثلاً راستہ سے کانٹا، روڑا وغیرہ دور کرنا۔ تیسرے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہنا۔

ساتواں درجہ:۔ مَقَامًا مَّحْمُودًا کا ہے جو کہ نماز تہجد کی باقاعدہ ادائیگی سے حاصل ہوتا ہے جب کہ انسان علیحدگی میں محض للہ خدا کی مخلوق کے لئے دعائیں کرنا اور حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی بجالاتا ہے۔

اس طرح جب خدا کی محبت اور اس کی مخلوق کی محبت اکٹھی ہو جاتی ہیں تو پھر روح القدس کا نزول ہوتا ہے۔ یہی مقام الصلوٰۃ معراج المومن ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں مبشرات، رؤیائے صالحہ، مکاشفات اور الہام الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے۔

۔: ضروری مسائل :۔

۱۔ نماز سے پہلے وضو ضروری ہے۔

۲۔ وضو سے پہلے حاجات ضروریہ سے فارغ ہو لینا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لَا صَلٰوةَ وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ۔ (مسلم)

یعنی اس حالت میں نماز نہیں ہوتی جب دو سخت ناپاک چیزیں (پیشاب اور پاخانہ) اسے روک رہی ہوں۔

۳۔ جب وضو کرنے لگیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔ کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ وضو کی، وضو نماز کی اور نماز جنت کی چابی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۔ وضو کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھتے رہنا چاہیئے۔ (مسلم، ترمذی)

۵۔ ۱۔ اصطبل ۲۔ مذبح ۳۔ قبرستان ۴۔ راستوں کے درمیان ۵۔ حمام۔

۶۔ اونٹوں کے بندھنے اور بیٹھنے کی جگہ اور ۷۔ خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا منع ہے۔ (ترمذی)

۸۔ بارش ہو یا شدید آندھی تو نماز اپنے اپنے گھروں میں ادا کی جاسکتی ہے۔

۹۔ چوری اپنی ذات میں بری ہے مگر نماز کی چوری سب سے زیادہ بری ہے کہ نماز ہو رہی ہو اور پاس سے سر نیچا کر کے گذر جائے یا نماز کے وقت گھر میں بیٹھا رہے

۸۔ اپنی جائے رہائش پر نماز پڑھنے کی بجائے باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب ستائیس درجے زیادہ ہوتا ہے۔ نیز نماز باجماعت سے پابندی اوقات، اطاعت امام اور مساوات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے (بخاری۔ مسلم)

۹۔ نمازی جب تک نماز کی انتظار میں رہے ذکر الٰہی کرتا رہے اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔

(مشکوٰۃ باب المساجد ص۴۴، ص۶۳)

۱۰۔ بیماری یا لاچاری کی حالت میں سواری کی حالت میں بیٹھ کر یا لیٹ کر سر، انگلی یا آنکھوں کے اشارے سے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ نماز بالکل چھوڑ دینا دوزخ کی راہ ہموار کرنا اور بہت بڑا گناہ ہے۔ (بخاری)

۱۱۔ مسنون دعاؤں کے علاوہ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگنا جائز ہے۔

۱۲۔ رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم کی دعائیں اور آیات پڑھنا ممنوع ہیں۔

۱۳۔ نمازی کے آگے سے بوقت مجبوری دو سجدے کے فاصلے سے گذرنا جائز ہے یا پھر کوئی چیز بطور سترہ نمازی کے آگے رکھ کر گذر جائیں۔ نمازی کو بھی چاہیئے کہ جب ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں اس کے آگے سے کسی کے گذرنے کا امکان ہو تو وہ اپنے آگے کوئی چیز بطور سترہ رکھ لے۔

(تحریر بخاری کتاب الصلوٰۃ)

۱۴۔ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا قیام، رکوع اور سجدہ میں کوئی حرکت امام سے پہلے کرنا منع ہے۔ نماز میں امام کی متابعت لازم ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ جو آدمی امام سے پہلے سر اٹھائے اللہ میاں اس کا سر گدھے کا بنا دے۔ (مسلم)

نماز کو بروقت اور باجماعت صحیح ہیئت اور پورے آداب کے ساتھ قائم کیا جائے اس کے بعد حضور قلب کا مرحلہ ہے۔ دل نماز میں جس قدر زیادہ محو ہو گا۔ نماز کا درجہ اسی قدر بلند ہو گا۔ نماز کو وقت پر ادا کرنا چاہیئے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ وقت مقررہ کی نماز افضل ترین عمل ہے۔ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا جی چاہتا ہے کہ اذان کے بعد جاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہیں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (مسلم۔ بخاری)

نماز سب عبادات میں افضل ہے بلکہ ان کا مرکز ہے جس کے بغیر سب عبادات اور طاعات کا شیرازہ بکھر جاتا ہے رسول اللہ نے فرمایا جس کی نماز نہیں اسکا دین نہیں اور نماز کو دین سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے۔

(بقیہ ما صفحہ ۴)

تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ لیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو عمر بھر میں ایک دفعہ پڑھ لیں۔

نوٹ: رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی نیکیوں کی توفیق مرحمت فرماتا ہے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ نماز تسبیح بھی جتنی بار ممکن ہو پڑھیں اور اس میں دنیا کی ہدایت، احمدیت کی ترقی۔ اور عرب بھائیوں کی مشکلات دور ہونے اور ان پر ہونے والے مظالم سے ان کی نجات پانے کے لئے دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!

مرسلہ: محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبیؐ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک کی اہمیت و افادیت

"قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کے اپنے الفاظ میں"

از محمد انوار الحق مجاہد صاحب ۔ گنج مغلپورہ لاہور

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ :۔

تم میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ موجود ہونا چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی اور نیکی کے کاموں کا حکم دیتا رہے اور انہیں برائیوں سے روکتا رہے۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ۔

"چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لیئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ اُن کی اخلاقی حالت اچھی ہو اور تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں ۔ مستقل ، راست قدم اور بُردبار ہوں ۔ اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں ۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں .....

ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۱۵-۴۱۶

وقفِ عارضی وہ بابرکت الٰہی تحریک ہے جسے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) نے ۱۹۶۶ء میں جاری فرمایا تھا ۔ اس تحریک کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں ۔

۱۔ "وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآنِ کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لیئے نمونہ بن جائیں"

(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۶۹ء)

۲۔ "وقفِ عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرادِ جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں ۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہیئے یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لیئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء)

۳۔ "تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اُن کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے ۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور دعاؤں کی طرف اُن کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اُس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دُعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا تازہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں ۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اُن کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لیئے نیک نمونہ بنیں ۔ اُن کے لیئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں ۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دُعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے"۔

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

وقفِ عارضی کے لیئے وقت کا تعین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔

۴۔ "میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لیئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لیئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے لیئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ اُنہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام اُن کے سپرد کیا جائے اُسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں"۔

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

مذکورہ ارشادات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقفِ عارضی کی تحریک کی کتنی اہمیت و افادیت ہے اور جماعت میں اس تحریک کے جاری رہنے سے کیا فوائد ہیں ۔ اب جب کہ سالِ رواں کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے افرادِ جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لیئے پیش کر کے امامِ وقت کی دُعاؤں سے حصہ لیں۔

وقفِ عارضی ایسی بابرکت تحریک ہے جس سے نہ صرف افرادِ جماعت کی تربیت کا موقعہ ملتا ہے بلکہ سب سے ضروری یہ کہ خود انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے دُعاؤں اور عباداتِ الٰہی کے اِس موقعہ سے جن لوگوں نے حصہ لیا وہ جانتے ہیں کہ یہ تحریک کتنی بابرکت ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس بابرکت تحریک پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

درخواست ہائے دعا

- محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ باجوہ کے چھوٹے شاہد محمود باجوہ کے ہرنیا کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے ۔ کامل صحت یابی کے لیئے دعا کی درخواست ہے ۔

(بشریٰ بیگم حلقہ صادق نمبر ۱ دارالعلوم غربی ربوہ)

- عزیزم حبیب الرحمان کئی دنوں سے گردے کی تکلیف میں مبتلا ہے ۔

(ٹھیکیدار عبدالحمید ۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

- مکرم شہزادہ قمر الدین مبشر صاحب (نیورن برگ مغربی جرمنی) بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔

(منصور احمد منظر ۔ مغربی جرمنی)

- خاکسار ایک عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے ۔ گردن اور کندھوں میں زیادہ تکلیف ہے ۔

(ماسٹر محمد اسلم ۔ ناصر آباد ربوہ)

- برادرم سفیر اختر صاحب بعارضہ نمونیہ شدید بیمار ہیں۔

(بشریٰ حمید ۔ سلطان پورہ لاہور)

- میری بہو ناروے میں بیمار ہیں ۔

(میاں غلام محمد ۔ شیخ پور گجرات)

عزیزان فرید احمد ، مبارک احمد نثار احمد ابن مکرم رفیق احمد بھٹی صاحب حال راولپنڈی کے لیے دعا کی درخواست ہے ۔ (ظہور الدین احمد ۔ صدر جماعت سنگلا ڈیم)

تبدیلیٔ سائیکل

۳ جون کو میرا سہراب سائیکل (نیا) تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے سامنے کھو گیا ہے کوئی صاحب لے گئے ہیں اور اپنا پرانا سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔

جو صاحب سائیکل لے کر گئے ہیں ۔ وہ میرا سائیکل واپس کر کے اپنا سائیکل لے جائیں ۔

(عبدالرزاق قصوری ۵/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں ۔ تو

- نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں
- تلاوتِ قرآن کریم ہر روز کریں۔
- مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں
- کبھی بھی کسی کو گالی نہ دیں ۔
- جھوٹ نہ بولیں ۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ یقیناً ایک مثالی طفل ہوں گے

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے والد محترم جناب شیخ منیر احمد وہرہ صاحب ولد شیخ حاجی منظور الٰہی مرحوم بمقام فیصل آباد ۸۴-۵-۲۱ بروز سوموار رات گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ربوہ قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مرحوم والد محترم احمدیت سے دلی لگاؤ رکھتے تھے

قارئین الفضل سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(شیخ تنویر احمد وہرہ ایم کاشف آٹو انجینئر حسین آگاہی ملتان)

میرے چھوٹے بھائی عزیزم قریشی احمد یحییٰ صاحب ولد قریشی محمد جان صاحب امرتسری چار روز میو ہسپتال میں بیمار رہ کر قضاء الٰہی سے مورخہ ۳ مئی بروز جمعرات وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

جنازہ بذریعہ ایمبولینس لاہور سے ربوہ لایا گیا، قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد از تدفین مکرم خورشید احمد صاحب صدر محلہ ناصر آباد نے دعا کرائی۔

مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لیے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی عبد اللطیف - سیکرٹری رشتہ ناطہ اوکاڑہ)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کیا آپ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنا شروع کر دیا ہے

پیارے بچو! ہمارے پیارے اور جان سے بھی زیادہ عزیز آقا نے ہمیں دعاؤں کی تلقین کی ہے۔ ٹوپی پہننے کی نصیحت کی ہے، جھوٹ نہ بولنے اور کسی کو گالی نہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

کیا آپ نے عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

حضور ایدہ اللہ کی آرزو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ "الفضل" کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵-۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے!

(منیجر الفضل ربوہ)

ولادت

۱- خاکسار کی بہن قانتہ اہلیہ سلیم احمد مارٹن روڈ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۲۲ مئی ۱۹۸۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم نور احمد صاحب آف لنڈن کا پوتا اور مکرم محمد شریف خالد ایڈووکیٹ ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو لمبی عمر سے نوازے۔ نیک خادم دین بنائے اور ملک و قوم اور جماعت کے لیئے مفید وجود ثابت ہو۔ آمین!

(لطیف احمد مصطفیٰ ابن مکرم محمد شریف خالد ایڈووکیٹ ربوہ)

۲- برادرم مکرم محمود احمد عاصم کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بچوں کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۸۴ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم سلطان احمد صاحب منڈیکی گورائیہ کی پوتی اور مکرم محمد شریف خالد ایڈووکیٹ ربوہ کی نواسی ہے۔

نیز خاکسار کی بہن ناصرہ عصمت کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم محمد شریف کھوکھر سلہوکی کا پوتا اور مکرم سلطان احمد صاحب منڈیکی گورائیہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کی درازیٔ عمر اور نیک خادمانِ دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(آصفہ خالدہ بنت سلطان احمد کھوکھر منڈیکی گورائیہ ضلع سیالکوٹ)

خریداران مصباح کیلئے ضروری اعلان

تمام خریداران مصباح کو مئی ۸۴ء کا شمارہ ۲۳ مئی کو پوسٹ کر دیا گیا تھا۔ جن خریداران کو ۱۰ جون تک رسالہ نہ ملے خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ جون کا شمارہ ۱۵ جون کو پوسٹ کیا جائے گا۔ ماہ جون میں جن خریداران کا چندہ ختم ہو رہا ہے ان کو کارڈ لکھ دیئے گئے ہیں۔ بہت زیادہ وی۔پی۔پی واپس آنے کی وجہ سے جون میں کسی خریدار کو وی۔پی۔پی نہیں بھجوائی جائے گی۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے مزید چندہ یا اطلاع نہ آنے پر ان کا رسالہ بند کر لیا جائے گا۔

(منیجر ماہنامہ مصباح ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنے موعود چندہ کی ادائیگی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل صد فیصد فرما کر اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعاؤں سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال اول)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء ہے

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں کامیابی

مکرم منور احمد بھٹی ابن چوہدری عبدالسمیع بھٹی آف کمبری نے اس سال کراچی یونیورسٹی سے ایم اے "تاریخ اسلام" میں فرسٹ کلاس سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان کے بڑے بھائی عبدالقادر مبشر بھٹی نے جامشورو یونیورسٹی سے ایم ایس سی کیمسٹری میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی اور دوسرے بھائی مصور احمد بھٹی نے بھی کراچی یونیورسٹی سے ایم اے اکنامکس میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی اور یوں دونوں بھائی گولڈ میڈل لے چکے ہیں۔

تلاش گمشدہ

ایک ۱۲ سالہ لڑکا ملا ولد محمد مالی مصلی ساکن جبانہ نزد لالیاں نیم مجذوب عرصہ ۶/۷ دن سے گم ہے۔ اپنے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ باتیں کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ ہلکے بادامی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس ہے شلوار کا ایک پائنچہ پھٹا ہوا ہے۔ جن کو ملے محمد مالی مصلی جبانہ نزد لالیاں میں اطلاع دیں۔

انڈونیشیا کے مجاہدِ آزادی سید شاہ محمد صاحب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم محترم سید شاہ محمد صاحب جن کا انتقال ۱۶ مئی کو ہوا ایک عرصہ سے قلب کے عارضہ میں مبتلا تھے اور یانڈونگ کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔

مرحوم ایک لمبا عرصہ تک انڈونیشیا میں مربی کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ انڈونیشیا کی آزادی کے حصول میں آپ نے مرحوم صدر سوکارنو کے ساتھ مل کر ملک کی آزادی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ ایک عرصہ تک انڈونیشیا کے ا کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔

مرحوم کو خدا تعالیٰ نے بہت سی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور بہت نیک یادگاریں چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ شاہ صاحب مرحوم کی بلند سے درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کریں۔

(مرسلہ:۔ وکالت تبشیر)

الشفیق ریفریجریشن سروس
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ فون نمبر 492

ربوہ کی واحد ریفریجریشن سروس جہاں تجربہ کار اور کوالیفائیڈ ٹیکنیشن، ریفریجریٹرز، ایئر کنڈیشنرز اور ڈیپ فریزرز کی قابل اعتماد مرمت نہایت احتیاط اور دیانتداری سے جدید آلات کے ساتھ مناسب ریٹ پر سالہا سال سے کر رہے ہیں۔ نیز کمرشل پلانٹس کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ دکان کا فون خراب ہونے کی صورت میں فون نمبر 592 (الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر) پر اطلاع دیں۔

ھُوَالنَّاصِر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

دمہ کورس Asthma Course 60/- روپے
ٹی بی کورس T. B. Course فی کورس 50-00 روپے
ذیابیطس (شوگر) کورس Diabetes Course 80/-
موٹاپا کورس Obesity Course 60/-
باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-
ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-
لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد
کیورٹیو سنٹرز
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤ الدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدانی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اکرم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سرج گنج بازار
کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ
کے مرکزی دفاتر اور کیورٹیو کلینک کے
اوقاتِ کار
برائے رمضان المبارک
6 بجے صبح تا 2 بجے سہ پہر، جمعہ ناغہ

رجسٹرڈ
HERCULES
ٹریڈ مارک
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور ☎ ۳۰۵۴۴ ۳۰۵۳۹۶

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ علوم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ☎ چوکیرہ ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب: